مجھے اپنے جود ونوال سے، تو ظلمتوں سے نکال دے

مجھے اپنے جود و نوال سے ، تو ظلمتوں سے نکال دے
مجھے شرک و کفر سے دور رکھ ، مجھے اپنی راہ پہ ڈال دے

ترا عشق ہو تو وہ مجھ میں ہو ، ترا خوف ہو تو وہ مجھ میں ہو
مرے اے خدا مرے قلب سے تو حبِّ دنیا نکال دے

جو بھی شرک و کفر کی آگ میں جلیں ، اک نظر مجھے دیکھ لیں
تری راہ پر سبھی چل پڑیں ، مجھے ایسا حسن و جمال دے

آئے بدعقیدہ جو سامنے ، مجھے دیکھ کر لگے کانپنے
جیسے کاٹا ہوا سے سانپ نے ، مجھے ایسا رعب و جلال دے

رہے ذاتِ شاہ میں جو فنا ، ترے اولیاء کی بھی باوفا
ترے دین پر کرے جاں فدا ، مجھے ایسی پیاری تو آل دے

جو کرم سے مجھ پہ نگاہیں ہوں ، مجھے اپنے در پہ بلائیں وہ
مجھے جلوہ اپنا دکھائیں وہ ، یہ سعادتیں اسی سال دے

ہے یہ عرضِ عاشقؔ بے نوا ، ہو قبول میری یہ التجاء
اے خدا بھلائیاں ہو عطا ، تو شکوک دل سے نکال دے

از قلم: شعیب عاشقؔ المدنی۔۔